'یوم آزادی' نہیں! 'یوم نجات'

میرے پیارے ہم وطنو ، اسلام علیکم!

ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے ہم ہر سال ۱۴ اگست کو یومِ آزادی مناتے ہیں، میں نے اپنے باپ، اساتذہ، ہمسائیوں، دوستوں حتیٰ کہ اپنے صدر کو بھی یہی کہتے ہوئے سُنا ہے کہ ۱۴ اگست آزادی کا دن ہے۔ مختصراً یہ کہ میرے ارد گرد ہر ایک یہ کہتا ہے کہ یہ ملک جسے ہم پاکستان کہتے ہیں انگریزوں نے ہمیں عطا کیا اور ہمیں آزادی دے دی۔ کیا ہم نے کبھی اس فقرے (یوم آزادی) پر غور کیا؟ نہیں بلکہ جو ہمارے آقا (انگریز) نے بتایا اور کہا ہم وہی کہنے لگے ؟ افسوس!
میں اپنے موضوع سے معمولی انحراف کرتے ہوئے اپنا ایک واقعہ جو امیریکہ میں پیش آیا، آپکے حاضرِ خدمت کرنا چاہتا ہوں، میرا ایک کرایہ دار تھا جس نے میرا گھر خالی کرنے سے انکار کر دیا، وہ کرایہ بھی نہیں دے رہا تھا اور میرے گھر کو بھی نقصان پہنچا رہا تھا، گھر کی چیزیں نکال نکال کر بیچ رہا تھا۔ میں نے بل آخر اس کو باہر نکال پھینکا۔ آیا یہ واقعہ رونما ہونے کے بعد مجھے اُس کا مشکور ہونا چاہئے تھا کہ اس نے مجھے آزاد کر دیا اور میرا ہی گھر جس پر اس نے ناجائز قبضہ کر رکھا تھا، چھوڑ کر اس نے مجھ پر احسان کیا ہے اور مجھے آزادی دے دی؟ نہیں بلکہ اس امر کو آزادی نہیں انخلہ (Eviction) کہتے ہیں جو عین مناسب لفظ ہے۔

انگریز تجارت کی غرض سے ہمارے ملک آئے تھے جو قائم و دائم تھا۔ ہم نے انھیں مہمان کہ طور پر خوش آمدید کیا، لیکن وہ ہمارے لوگوں پر قابض ہو گئے، غیر قانونی طور پر ہماری زمینوں پر قبضہ کر لیا، جائیداد کو نقصان پہنچایا، دولت لوٹی اور باہر لے گئے، مقامی زبانوں کی جگہ انگریزی نافذ کر دی۔ انھوں نے لاکھوں قتل کیے، غریبوں پر ٹیکس لاگو کیے اور ایسے مظالم ڈھاتے رہے جس کی مثال کرہِ ارض کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

اس کے برعکس مسلمانوں نے تقریباً ایک ہزار برس برصغیر پر حکومت کی اور یہاں مُستقِل سکُونت حاصل کی اور اسکو اپنا ملک سمجھا اور واپس نہیں گئے۔ سب مذہبوں کے لوگ ان سے خوش تھے اس لئے کہ انھوں نے کبھی بھی مقامی تہذیب کو متاثر کرنے کی کوشش نہیں کی۔ برخلاف، مسلمان حکمرانوں پر مولویوں کی طرف سے تنقید بھی کی جاتی ہے کہ انہوں نے ہندوؤں کو مسلمان کرنے میں کوئی مدد نہیں کی۔

بالآخر انگریزوں کو ہم نے باہر نکالا اور انکو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ ہم نے ان سے نجات پائی ہے لیکن ہم اسے "یومِ نجات" کی بجائے "یومِ آزادی" کہتے ہیں، کیوں؟ کتنی ذلت کی بات ہے؟ لفظ 'آزادی' ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہم غلام تھے، جبکہ ہم مکین تھے اور ہم اس ملک کے مالک تھے۔ انگریزوں نے ہم پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ ہماری ساری دولت لوٹ کر لے گئے۔

ہم سب جانتے ہے کہ انگریز دنیا میں شر پھیلانے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے ہیں۔ برطانیہ دنیا بھر میں بحران پیدا کرنے کا ذمہ دار رہا ہے، مثلاً کشمیر، فلسطین، جنوبی افریقہ، ملیشیا، چین اور فالکینڈ وغیرہ انکی استعماریت کا کھُلا ثبوت ہیں۔ تھامس جفرسن جو امریکہ کے بانیوں میں سے تھا امریکی آئین کے ابتدائی مسودہ میں بیان کیا کہ 'انگریز دنیا میں ہم آہنگی کو تباہ کرنے والی قوم ہے'۔

انگریزوں نے کہا کہ ہم بھارت اور پاکستان کو آزاد کر رہے ہیں اور ہم نے ان کی بات مان لی۔ یہ انگریزوں کی خیر اندیشی تھی کہ انھوں نے آزادی ہمیں خیرات میں دی ہے اور غلاموں کو آزاد کیا۔ افسوس ہے کہ ہم نے انگریزوں کو تو اپنے ملک سے باہر نکال دیا مگر انھیں اپنے ذہنوں اور اپنی زندگیوں سے نہ نکال سکے۔ اس دن کو یومِ آزادی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے وقار، تہذیب، زبان، رسم ورواج اور زندگی گزارنے کے طریقے سے سمجھوتہ کر رہے ہیں۔

لفظ 'یومِ آزادی' اُن اقوام کے لیے مناسب تصور کیا جاسکتا ہے جسکا آزادی سے بیشتر بحیثیت ایک قوم کے وجود نہیں تھا، مثلاً ریاست ہائے متحدہ امریکہ جہاں یورپی مہاجروں نے بسیرا کیا۔ امریکہ کبھی بھی ان کا ملک نہیں تھ۔ تاہم امریکہ ایک ملک و قوم کی حیثیت نہیں رکھتا تھا، اسی لیے ان کا یومِ آزادی منانا سمجھ میں آتا ہے۔ اگر امریکہ میں پہلے سے بسنے والے مقامی لوگ (ریڈ انڈین) سیاسی قوت حاصل کرلیں تو اسے آزادی حاصل کرنا نہیں کہہ سکتے۔ ہسپانوی قوم نے جب مسلمانوں کو سپین سے نکالا تو انھوں نے اسے آزادی کا نام نہیں دیا، اسی طرح جب فرانس نے ہٹلر کو ملک سے نکال باہر کیا تو وہ اسے آزادی تصور نہیں کرتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے یہ قومیں ذہنی محکوم نہیں تھیں اور اپنے وقار کو قائم رکھنا چاہتی تھیں۔ پھر ہم کیوں اتنے احمق و پست ذہن ہیں؟ کیا یہ اس لیے کہ ہم پیروی کرنے والے ہیں اور ہم نے اپنی ذاتی عزت واحترام کو گنوادیا ہے؟ کیا ہم پر دوسروں کی ذہنیت قابض ہے؟ ایک پیروی کرنے والا غلامانہ ذہن، نہ تو آزادانہ طور پر سوچ سکتا ہے اور نہ ہی اسے اپنے ارد گرد کہیں وقار نظر آتا ہے۔ ایک انسان جسمانی قید سے تو چند لمحوں میں آزاد ہو سکتا ہے لیکن ذہنی گرفتاری سے آزاد ہونے کہ لئے اسے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔

میرا پختہ یقین ہے کہ اپنے فخر اور وقار کو دوبارہ بحال کرنے کے لیے اس دن کو 'یومِ نجات' کہنا چاہیئے جو اس دن کی صحیح عکاسی کرتا ہے۔ یعنی ہم نے انگریزوں کو اپنے ملک سے نکالا ہے جو گھس کر بیٹھ گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں یومِ نجات کی تقریبات کو اسطرح منانا چاہیئے جو ہمارے قومی تشخص کی عکاسی کرے، ہمارے مجاہدوں کی شجاعت کا ذکر ہو، جدوجہد کے قصہ سنائے جایئں اور انگریزوں کے مظالم کے تاریخی واقعات کو بیان کیا جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت اور دوسرے ادارے اس پر فوراً توجہ دیں اور اس دن کا نام 'یوم نجات' یا اور کوئی مناسب نام رکھا جائے اور اس میں تاخیر نہ کریں۔

خدا حافظ وناصر

راشد صدیقی

فلوریڈا، ریاستہائے متحدہ امریکہ

Rashedsiddiqui@yahoo.com

+1 630-632-1456

فروری ۸، ۲۰۱۵ء